عید چاند کے حساب سے یا کلینڈر کے اعتبار سے

دارالافتاء اہلسنّت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

1

ریفرنس نمبر:Aqs 1814

تاریخ:07-05-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا(1) چاند دیکھے بغیر کلینڈر کے ذریعے روزہ وعید وغیرہ کر سکتے ہیں؟

(2) بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کلینڈر کے مطابق مہینا شروع ہوجاتا ہے، لیکن اس دن چاند نظر نہیں آتا اور دوسرے دن جب نظر آتا ہے، تو دِکھنے میں بھی دوسرے دن کا لگتا ہے، تو کلینڈر کے مطابق اس چاند کو دوسرے دن کا شمار کریں گے یا پہلے دن کا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) شریعت مطہرہ میں روزہ وعید وغیرہ کے معاملات کا مدار چاند کی رؤیت (دیکھنے) پر ہے کہ جب تک چاند نظر نہیں آئے گا، روزہ وعید وغیرہ نہیں ہوں گے، کیونکہ اس کے لیے احادیثِ صحیحہ میں " رؤیت (آنکھ سے دیکھنے) " کا لفظ استعمال ہوا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر آج تک اسے حقیقی طور پر دیکھنا ہی مراد لیا گیا ہے اور اسی پر عمل ہے، لہٰذا جب تک باقاعدہ چاند نہ دیکھ لیا جائے یا اس کا شرعی طور پر ثبوت نہ ہوجائے اس وقت تک قمری مہینا شروع نہیں ہوگا اگرچہ کلینڈر کے مطابق شروع ہوچکا ہو، کیونکہ ہم قرآن و حدیث کے مکلَّف ہیں، ماہرین فلکیات وغیرہ کی رائے کے پابند نہیں، لہٰذا عبادات کے معاملات یعنی رمضان، عید وغیرہ یہ سب کلینڈر کے اعتبار سے نہیں ہوں گے بلکہ حقیقتاً رؤیت ہی کا اعتبار کیا جائے گا۔

روزہ وعید وغیرہ چاند دیکھ کر ہی کرنے سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:"لا تصوموا حتی تروا الھلال ولا تفطروا حتی تروہ" ترجمہ: چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر ختم نہ کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب إذا رأیتم الھلال فصوموا الخ، ج3، ص27، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

بلکہ اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے چاند نظر نہ بھی آئے، تو بھی محض تخمینے وغیرہ لگا کر روزہ و عید کرنے کی ہر گز اجازت نہیں، بلکہ پھر اس مہینے کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" فإن غم علیکم فأکملوا العدة ثلاثین یوما" ترجمہ: اگر چاند تم پر پوشیدہ رہے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔ (سنن دار قطنی، کتاب الصوم، باب الصوم لرؤیة الھلال، جلد2، صفحہ7، دار الکتاب العربی، بیروت)

چاند دیکھ کر ہی روزہ و عید وغیرہ کرنے سے متعلق فقہِ حنفی کی مشہور کتاب الاختیار میں ہے:" (ویجب أن یلتمس الناس الهلال في التاسع والعشرين من شعبان وقت الغروب فإن رأوه صاموا ، وإن غمّ علیهم أکملوه ثلاثین یوما) لقوله علیه الصلاة والسلام: " صوموا الرؤیته وأفطروا الرؤیته، فإن غمّ علیکم فعدوا شعبان ثلاثین یوما"" یعنی: 29 شعبان کو مغرب کے وقت چاند تلاش کرنا لازم ہے، لہٰذا اگر چاند دیکھ لیں، تو روزہ رکھیں اور اگر مطلع ابر آلود ہو، تو اس مہینے کے تیس دن مکمل کریں، کیونکہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالیشان ہے:" چاند دیکھ کر ہی روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی ختم کرو، اگر مطلع ابر آلود ہو، تو شعبان کے 30 دن مکمل کرو۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الصوم، جلد1، صفحہ128، مطبوعہ بیروت)

(2) جس دن چاند نظر آئے، اُسی دن کا ہی اعتبار کریں گے، اگرچہ بظاہر دِکھنے میں دو دن کا ہی معلوم کیوں نہ ہوتا ہو، کیونکہ شریعت نے حکم دیکھنے کا فرمایا ہے لہذا جب دیکھا، اسی دن کا شمار کریں گے اور صحابہ کرام رحمہم اللہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے:" عن أبي البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة قال تراءينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين قال فلقينا ابن عباس فقلنا إنا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال أي ليلة رأيتموه قال فقلنا ليلة كذا و كذا فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله مده للرؤية فهو لليلة رأيتموه" ترجمہ: ابو البختری سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے گئے، جب بطن نخلہ میں پہنچے تو چاند دیکھ کر کسی نے کہا تین رات کا ہے، کسی نے کہا دو رات کا ہے۔ تو ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے اور ان سے واقعہ بیان کیا، فرمایا: تم نے دیکھا کس رات میں تھا؟ ہم نے کہا: فلاں رات میں، تو سیدنا عبد اللہ بن عباس

رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی مدت دیکھنے سے مقرر فرمائی ہے، لہٰذا اس رات کا قرار دیا جائے گا جس رات کو تم نے اسے دیکھا تھا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الصوم، باب بیان انہ لا اعتبار بکبر الھلال، ج 3، ص 127، مطبوعہ بیروت)

امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں چاند دیکھنے کی غلطیوں کو بیان کرتے ہوئے ایک مقام پر فرماتے ہیں: " قیاسات و قرائن: مثلاً چاند بڑا تھا (یا) روشن تھا (یا) دیر تک رہا تو ضرور کل کا تھا۔ آج بیٹھ کر نکلا تو ضرور پندرھویں ہے۔ اٹھائیسویں کو نظر آیا تھا مہینہ تیس کا ہو گا۔ اٹھائیسویں کو بہت دیکھا نظر نہ آیا مہینہ انیتس کا ہو گا۔ یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے، پھر ان پر عمل محض جہل و زلل۔ حدیث میں ہے، حضور پر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من اقتراب الساعۃ انتفاخ الاھلۃ (یعنی) قُربِ قیامت کی علامات سے ہے کہ ہلال پُھولے ہوئے نکلیں گے۔ یعنی دیکھنے میں بڑے معلوم ہوں گے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد 10، صفحہ 428، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی

13 رمضان المبارک 1441ھ/07 مئی 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے